صدق کذب کی پڑتال

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہٗ کذالک (بخاری)

حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی کو بدکاری و کفر کے ساتھ تہمت نہیں لگاتا مگر یہ کہ کلمہ بدکاری و کفر اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے جب کہ اس کا ساتھی تہمت لگایا گیا بدکاری و کفر کے ساتھ متصف نہ ہو یعنی اس صورت میں وہ لفظ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

ڈھول کی آواز

مؤلفہ

استاذی مولانا الحاج الحافظ کامل الدین رتوکالوی منشی فاضل

حسب فرمائش

حکیم حافظ محمد فضل حق از خدام حضرت سیال شریف دام فیضہٗ

ملنے کا پتہ

۱۔ رتوکالہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا حافظ محمد شفیع طالب علم۔

۲۔ لاہور قلعہ گوجر سنگھ مولوی محمد شریف امام مسجد نمبرداران اندرون

۳۔ شہر بھیرہ محلہ سرگودھا مولوی محمد [illegible] تاجر کتب

آتی ہو۔ وہ چھوڑ کر اور کرنی چاہیئے۔ اب سنا گیا کہ تجارت کو فروغ دینے کے لئے ایک تفسیر گجرات میں تیار ہو رہی ہے۔ قیمت گراں سنی گئی۔ فی پارہ ۵ حالانکہ اس سے پہلے اُردو تفسیریں مواہبُ الرحمٰن از سید امیر علی صاحب تفسیر عظیم، تفسیر حقانی، خلاصۃ التفاسیر وغیرہ موجود ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ پہلی تفسیروں سے لوگوں کی ضرورتیں پوری نہ ہوتی تھیں۔ اب یہ حضرت وہ سب کمی پوری کریں گے۔ سبحان اللہ

مولانا مسافر صاحب آپ اپنی دوسری بات کا جواب سُنیئے۔

سوال:۔ اسماعیل دہلوی کو کیا سمجھنا چاہیئے؟

جواب:۔ (از اعلیٰ حضرت) میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے۔ ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ البتہ غلام احمد، رشید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مجدد مائتہ حاضرہ حصہ اوّل صـ۳۲

(یہ کتاب مکمل ہر چہار حصے یہاں میرے پاس موجود ہے)۔

حضرت مسافر صاحب! بتایئے آپ کا گھر لوپا ہوا یا نہیں۔ ایک بات رہ گئی وہ بھی سُن لیجئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ پنج تن جن پر حضرت مجدد نے آپ کے خیال کے برخلاف ایک ایک کا نام لے کر کفر کی مشین چلائی ہے۔ کون ہیں؟ آیئے میں آپ سے ان کا تعارف کرا دوں۔ کبھی وقت پر کام آئے گا۔

نمبر اوّل:۔ یہ قادیان کے نبی ہیں۔ ہمیں ان سے کچھ بحث نہیں ہے۔

(۲) یہ حضرت بریلی کے رہنے والے مولوی اسماعیل شہید کے پیر ہیں۔ جو سکھوں کی بارھویں لڑائی بالاکوٹ علاقہ پشاور میں بمعہ مرید مذکور شہید ہوئے

(۳) یہ حضرت مظاہر العلوم سہارن پور کے صدر مدرس اور مہاجر مدینہ تھے مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بذل المجہود شرح ابو داؤد عربی لکھی۔ اس کتاب کی تعریف کسی اہل علم سے پوچھئے۔ میں تو جاہل ہوں۔ ان کی دو دعائیں قیام مدینہ کی مشہور ہیں (۱) اے اللہ تبارک جب یہ کتاب میرے ہاتھ سے پوری ہو جائے تب میری موت ہو۔ (۲) جنۃ البقیع میں میری قبر ہو۔

یہ دونوں دعائیں منظور ہوئیں۔ ان کی کتاب سے بڑی بڑی دینی علمی مدرس گاہوں میں فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ اور وہ مولانا جنۃ البقیع میں من مات فی الحرمین بُعِثَ من الآمنین کے مطابق اصحابوں کی بڑی بڑی ہستیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ لیکن مخالف لوگ آج تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔

لطیفہ ایک بڑے اہل علم جامعہ ازہر مصر سے فارغ ہو کر آئے تو ایک اہل علم نے پوچھا۔ حضرت ان فضلاء کے دلوں میں تو علماء بریلی کی بڑی قدر ہوگی؟ جواب ملا۔ نہیں۔ جب علماء مصر فتح الملہم و بذل المجہود وغیرہ پڑھتے ہیں۔ تو سر پیٹتے ہیں۔ کہ عجمی لوگوں نے عربی شروح لکھ کر کمال کیا۔ علماء بریلی کو تو وہاں کوئی جانتا بھی نہیں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اگر قدر ہے تو علماء دیو بند کی قدر ہے۔

(۴) یہ مشہور محدث بڑی ہستی کے مالک ہیں۔ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ تہجد کے لئے سویرے مسجد میں آئے۔ سانپ کے کاٹنے سے فوت ہو گئے

(۱) مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں چونکہ اس شخص نے میرا انکار کیا۔ میری لعنت

کی۔ لہٰذا اندھا ہوگیا۔ اور سانپ کی موت سے مرگیا۔" دیکھو حقیقۃ الوحی مرزا صاحب۔

حالانکہ حدیث کی رو سے یہ دونوں موتیں باعث فضیلت ہیں۔

(۴) آپ کے درس میں بڑے بڑے مولوی حدیث پڑھ رہے ہیں۔ ایک حاجی مدینہ منورہ سے کوئی کپڑا ہدیہ لایا۔ آنکھوں پر لگایا۔ بوسہ دیا۔ تعظیم کی۔ طالبعلموں میں سے ایک نے سوال کیا۔ حضرت اس کپڑے میں کیا خوبی ہے۔ ہندوستان وغیرہ کسی ملک میں یہ کپاہ کاشت کی گئی۔ کارخانوں میں روئی بنا کر ولایت بھیجی گئی جہاں کپڑا تیار ہوا۔ مدینہ منورہ کے سوداگر نے بازار میں بیٹھ کر فروخت کر دیا۔ کیا یہ کپاہ مدینہ میں پیدا ہوئی ہے؟

مولانا نے اس سوال کا کیسا اچھا جواب دیا۔ کہ بھائی سچ کہتے ہو۔ آخر اس کو مدینہ کی ہوا تو لگی ہے۔"

حضرات! اور سب باتیں چھوڑ کر اگر صرف اسی کو لیں۔ تو کیا جس شخص کے اندر مدینہ منورہ کی اتنی محبت ہو۔ اسی کو کافر کہنا اور لکھنا جائز ہے۔ آگے چلئے

(۵) یہ شخص تقوی میں بے مثل ہوتے ہیں۔ اہل علم تو ان کا احسان کبھی بھول نہیں سکتے۔ سات آٹھ سو کے قریب چھوٹی موٹی تصانیف ہیں۔ جن سے آج دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تفسیر بارہ جلدوں میں بے مثل ہے۔ اس کا حال اہل علم سے پوچھئے۔ بیان القرآن نام ہے۔ آج تک کسی شخص کے وعظ بالاستیعاب قلم بند نہیں ہوئے۔ ان کے وعظ منشی ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان کے پندرہ بیس وعظ تنہائی میں بیٹھ کر پڑھ لے تو اس کو حق اور باطل میں پورا پورا فرق نظر آجاتا ہے۔

ان کے خوف خدا کا حال سنئے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ اگر کسی نے مولوی احمد رضا خان صاحب کا ذکر ناجائز الفاظ میں شروع کیا۔ تو فوراً روک دیا۔ کہ ہم سننے کے لئے تیار نہیں۔ جب کہا گیا۔ کہ انہوں نے حسام الحرمین وغیرہ میں آپ کو کافر لکھا ہے۔ تو جواب ملتا۔ بھائی۔ انہوں نے ہمارے میں کوئی کفر کی وجہ دیکھی ہوگی قیامت میں وہ خود جواب دہ ہوں گے۔ ہم کچھ نہیں کہتے۔ ہم کو مواخذہ اخروی کا ڈر لگ رہا ہے۔

پنج تن کا حال تو آپ سن چکے۔ اب ذرا پہلے حضرت دجن سے سوال شروع کیا گیا تھا ان کا حال بھی سن لیجئے۔ یہ شاہ ولی اللہ صاحب کے پوتے اور شاہ عبدالغنی صاحب کے بیٹے ہیں (۱) اکبر بادشاہ کے ہاتھ سے سونے کے کنگن مسئلہ بتا کر انہی نے اتروائے۔ اور کسی مولوی کو یہ جرأت نہ ہوئی۔

(۲) دلی کے بازار فاحشہ عورتوں سے انہیں نے خالی کروائے۔

(دیکھو ان کی سوانح عمری "حیات طیبہ")

(۳) مجمع کثیر میں کھڑے ہوکر وعظ فرما رہے ہیں۔ ایک شخص کھڑے ہوکر کہتا ہے۔ "میں نے سنا ہے کہ آپ ولد الزنا ہیں"۔ فرمایا بھائی! میری والدہ کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں۔ اگر کہو تو میں پیش کرسکتا ہوں"

اسی کے مناسب مشہور ہے کہ ایک مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے۔ ایک بے دین نے کھڑے ہوکر کہا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کی والدہ بیوہ ہو چکی ہیں۔ اور نہایت خوبصورت ہیں۔ آپ ان کا نکاح میرے ساتھ کردیں فرمایا۔ بھائی! وہ اپنے اختیار والی ہیں۔ اگر وہ راضی ہو جائیں تو مجھے کوئی